

عالم اسلام

داعش: پس منظر اور پیش منظر

عبدالغفار عزیز

۲۰۱۱ء میں عالم عرب کے کئی ممالک میں آمریت سے نجات کی لہر اٹھی۔ تیونس، مصر، لیبیا، شام اور یمن میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ ان میں سے ہر ملک کے حالات مختلف اور تفصیل طلب ہیں۔ اس لیے اختصار کی خاطر صرف شام ہی کا جائزہ لے لیتے ہیں۔ شامی عوام ۱۹۶۵ء سے حافظ الاسد اور پھر بشار الاسد کے جابرانہ قہر و تسلط کا شکار ہیں۔ اس دوران وہاں ان پر وہ مظالم توڑے گئے کہ بیان کرتے ہوئے پتھر سے پتھر دل بھی تھرا جائیں، لیکن عوام نے مسلسل صبر سے کام لیا۔ تیونس اور مصر میں عوام کو عارضی رہائی ملی، تو شامی عوام بھی سڑکوں پر نکل آئے۔ لیبیا کے سفاک حکمران کی طرح بشار الاسد نے بھی پُر امن مظاہرین پر بارود کی بارش کر دی۔ لیبیا تیل کے سمندر پر واقع ایک بڑا ملک تھا۔ ناٹو افواج میدان میں کود پڑیں اور قذافی پر پل پڑیں۔ وہاں کھیل ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ اسلامی قوتوں کو اقتدار میں آنے سے روکنے کے لیے ملک کے ایک حصے کو مسلسل انتشار کا شکار رکھا جا رہا ہے۔ لیکن ملک کا ایک بڑا علاقہ جنگ سے محفوظ ہے۔

شام مقبوضہ فلسطین کے پڑوس میں واقع ایک اہم تاریخی ملک ہے۔ اس کے ایک حصے جولان (گولان) پر صہیونی ریاست نے قبضہ کر رکھا ہے۔ شامی حکومت نے ایک سیاسی کارڈ کے طور پر یہی سہی مختلف فلسطینی تنظیموں کو وہاں رہنے کی اجازت دے رکھی تھی اور اس حقیقت سے بھی سب آشنا ہیں کہ صہیونی ریاست کو جب بھی حقیقی خطرہ لاحق ہوگا، اس میں شام کا کردار بہت اہم ہوگا۔ اس لیے بشار الاسد کو تحفظ دیتے ہوئے شام کو مکمل تباہی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

گذشتہ چار سال سے جاری شام کی خانہ جنگی نہ صرف اب ایک علاقائی جنگ کی صورت

اختیار کر گئی ہے، بلکہ اس آگ میں فرقہ واریت اور علاقائی نفوذ کی دوڑ کا تیل بھی چھڑکا جا رہا ہے۔ لیبیا میں قذافی کے خاتمے کے لیے ناٹو افواج آن دھمکی تھیں۔ بد قسمتی سے شام میں بشار کو بچانے کے لیے ایرانی افواج میدان میں ہیں۔ پہلے اسے ایک الزام کہا جاتا تھا، اب اس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ روس بھی اپنے اسلحے اور کامل سیاسی سرپرستی کے ساتھ بشار کی پشت پر کھڑا ہے۔ امریکا اور سعودی عرب بشار کی مخالفت کر رہے ہیں، لیکن عملاً شامی عوام کی ایسی کوئی مدد نہیں کر رہے کہ وہ بشار سے نجات حاصل کر سکیں۔ پڑوسی ہونے کے ناتے ترکی پر لاکھوں شامی مہاجرین کا اتنا بوجھ آن پڑا ہے کہ شامی عوام کی کوئی عسکری معاونت اس کے بس میں نہیں رہی، اور نہ زمینی حقائق کی روشنی میں اس کا ارادہ ہے کہ بشار کے مقابل لڑتے لڑتے بالآخر ایران کے مقابل ہی آن کھڑا ہو۔ اس ساری صورت حال کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ گزشتہ چار برس میں شام عملاً کھنڈرات کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد بے گناہ عوام جن میں ہزاروں بچے شامل ہیں، شہید ہو چکے ہیں۔ تقریباً ۲ کروڑ عوام در بدری پر مجبور ہیں۔ اس سب کچھ کے باوجود بشار انتظامیہ، اب بھی ان پریوں بمباری کرتی ہے، جیسے شاید کسی جنگ کے دوران میں بھی نہ کی جاتی ہو۔

سفاکی کا یہ عالم ہے کہ بڑے بڑے تباہ کن بموں کی بارش سے تسکین نہیں ہوتی تو بارود سے بھرے ٹینکر فضا میں لے جا کر اپنے مخالف عوام پر برسا دیے جاتے ہیں۔ نام نہاد مہذب دنیا اس سارے ظلم پر خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔ امریکا ایک بار اور صرف اس وقت کچھ حرکت میں آیا جب بشار انتظامیہ نے کیمیائی بم پھینک کر سیکڑوں معصوم بچے شہید کر دیے۔ اس وقت چند روز میں ایسی فضا بنادی گئی کہ گویا اگلے ہی روز ساری دنیا بشار پر پل پڑے گی اور عوام کو سکھ کا سانس نصیب ہوگا۔ لیکن امریکا کا اصل ہدف عوام کی مدد یا خانہ جنگی کا خاتمہ نہیں، شام کے کیمیائی ہتھیاروں کا خاتمہ تھا جو مستقبل میں کسی بھی وقت اسرائیل کے لیے خطرہ بن سکتے تھے۔ وہ دن آج کا دن عالمی تفتیش کاران کیمیائی ہتھیاروں کی تلاش و تدفین میں مصروف ہیں۔ بشار بھی وہیں، اس کے مظالم بھی وہی اور مظلوم عوام کی بربادی بھی اسی طرح جاری و ساری۔

داعش: قیام اور پس منظر

اس ماحول میں گزشتہ سال، یعنی ۲۰۱۳ء میں اچانک وہاں ایک مسلح گروہ سامنے آیا اور

تین سالہ قربانیوں کے بعد بشار انتظامیہ سے آزاد ہو جانے والے علاقوں میں اپنی اسلامی ریاست: الدولیة اسلامیة کے قیام کا اعلان کر دیا۔ پھر ۲۰۱۴ء کے وسط میں اس کی کارروائیوں کا دائرہ عراق کے کئی علاقوں تک پھیل گیا اور ریاست، ریاست اسلامی در عراق و شام: الدولة الاسلامیة فی العراق و الشام (داعش) میں بدل گئی۔ حیرت انگیز طور پر اس کی کارروائیوں کے سامنے عراق کے اہل سنت اکثریتی علاقوں میں موجود عراقی فوج، جن کا ۹۹ فی صد شیعہ مذہب کا پیروکار تھا، بلاادنی مزاحمت اپنا جدید ترین اسلحہ چھوڑتے ہوئے پسپا ہو گئی۔

بدقسمتی سے عراق میں امریکی افواج کی آمد کے بعد وہاں عرب کرد اور شیعہ سنی تقسیم اتنی گہری کر دی گئی ہے کہ نوری المالکی کی شیعہ افواج کے مقابلے میں ایک سنی مسلح گروہ کا کامیاب ہونا، آغاز کار میں سنی عوام کو اپنی فتح یابی محسوس ہوا۔ قبائلی سرداروں، ان کے مسلح جتھوں اور صدام حسین کے سابق فوجیوں نے بھی داعش کا ساتھ دینے کا اعلان کر دیا۔ لیکن اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ کے مصداق چند ہفتوں میں ہی داعش نے سب سے اپنی بیعت پر اصرار کرتے ہوئے اپنے ہر مخالف کی گردن اڑانا شروع کر دی۔ عمومی احکام شریعت کے بارے میں بھی کوئی دوسری رائے رکھنے والوں کو اسی انجام سے دوچار ہونا پڑا۔

عراق میں الاخوان المسلمون کے ایک بزرگ رہنما، اخوان کی سیاسی تنظیم 'حزب اسلامی' کے سابق سربراہ اور بغداد یونیورسٹی کے علاوہ عالم عرب کی کئی جامعات میں شریعت اسلامی کے سابق پروفیسر، ڈاکٹر محسن عبد الحمید نے راقم سے ایک حالیہ ملاقات میں بتایا کہ داعش کے خلیفہ ابو بکر البغدادی کا نام ایاد السامرائی ہے اور وہ ان کے شاگرد رہ چکے ہیں۔ کسی نے جناب بغدادی سے پوچھا کہ آپ کے استاد ڈاکٹر محسن عبد الحمید نے آپ کی بیعت نہیں کی، اگر وہ آپ کے ہاتھ آگئے تو کیا آپ انہیں بھی ذبح کر دیں گے؟ خلیفہ صاحب نے جواب دیا: بہر حال وہ میرے استاد ہیں، میں خود تو انہیں ذبح نہیں کروں گا، لیکن اگر میرے کسی ساتھی نے ایسا کر دیا تو میں اسے منع نہیں کروں گا۔ داعش کا فکر و فلسفہ جاننے کے لیے شاید اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

اس سب پر متزاد یہ کہ شام اور عراق میں داعش کی ۸۰ فی صد کارروائیوں کا نشانہ وہی عوام بنے اور بن رہے ہیں، جو پہلے ہی بشار الاسد اور مذہبی منافرت کے ہاتھوں بدترین مظالم کا

شکار تھے۔ داعش بشار کے خلاف کارروائیوں کا اعلان بھی کرتی ہے لیکن اس کی سب سے زیادہ کارروائیاں خود بشار کے خلاف برسرِ پیکار مختلف جہادی تنظیموں ہی کے خلاف ہو رہی ہیں۔ المناک حقیقت یہ ہے کہ داعش عراق اور شام میں اخوان اور اس کی برادر تنظیموں کو بالخصوص کارروائیاں کا نشانہ بنارہی ہے۔ دونوں جگہ اس کے ہاتھ ایسے ایسے قیمتی، باصلاحیت اور اللہ کے رنگ میں رنگے نوجوانوں کے خون سے رنگے ہیں کہ کسی کلمہ گو انسان کے ہاتھوں ان کی شہادت کاسٹیں، تو کانوں کو یقین نہ آئے۔

چند غور طلب پہلو

عراق اور شام کی اس صورت حال نے کئی اہم سوال اور نکات پیدا کر دیے ہیں:

● شام اور عراق میں مسلح گروہ تو دہاں امریکی قدم پہنچنے کے بعد سے ہی وجود میں آنا شروع ہو گئے تھے۔ کئی تنظیمیں براہِ راست امریکی استعمار سے مقابلے کے لیے ہی وجود میں آئیں۔ ان سب کو کسی عالمی ابلاغیاتی مہم کے ذریعے اتانا نمایاں نہیں کیا گیا، جتنا داعش کی تنظیم کو چند ہفتوں کے اندر بڑھا چڑھا کر پیش کر دیا گیا۔

● فوراً ہی ۴۰ کے قریب ممالک کو جمع کرتے ہوئے اس کے خلاف ایک عالمی بلاک بنادیا گیا اور ۵۵۰ ارب ڈالر کی خطرہ رقم اس کے مقابلے کے لیے مختص کر دی گئی جس کا زیادہ حصہ خود مسلمان ملکوں ہی سے وصول کیا جائے گا۔

● چند ہزار افراد سے جنگ کے لیے خطرہ بجٹ ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا گیا کہ یہ جنگ آئندہ ۱۰ برس تک جاری رہے گی۔

● ایک طرف داعش سے اتنی بڑی جنگ لڑی جا رہی ہے اور دوسری طرف اسی سے تیل کے اہم عراقی کنوؤں سے نکالا جانے والا تیل بلیک مارکیٹ میں خریداجا رہا ہے۔

● اگرچہ خود عراق و شام میں اس کے قبضے میں آنے والے علاقوں میں ابھی سب نے اس کی بیعت نہیں کی، لیکن تقریباً ہر مسلم ملک کے درودیوار پر کوئی جتنا ہی ہاتھ داعش کا خیر مقدم کر رہا اور خلیفہ البغدادی کو پکار رہا ہے۔ لیبیا اور مصر کے بعض علاقوں میں تو اس کا باقاعدہ ظہور بھی ہو چکا ہے۔ ● ۴۰ ممالک کے داعش مخالف بلاک اور ۵۵۰ ارب ڈالر کے بجٹ کے بعد بھی داعش

داعش: پس منظر اور پیش منظر

۷۷

ماہنامہ عالمی ترجمان القرآن، جنوری ۲۰۱۵ء

کے خلاف فوجی کارروائیاں صرف فضائی حملوں تک محدود ہیں۔ خود امریکی عمری ماہرین کہہ رہے ہیں کہ جب تک زمینی کارروائیاں نہ کی گئیں یہ فضائی حملے بے ہدف اور بے مقصد رہیں گے۔ لیکن اس فوجی حکمت عملی کی بلی بھی اس وقت تھیلے سے باہر آگئی جب امریکا بہادر دُہائیاں دینے لگا کہ زمینی کارروائیاں ناگزیر ہو گئیں۔ ہم بوجہ یہ کارروائیاں نہیں کر سکتے، پڑوس میں واقع ترکی اگر واقعی دہشت گردی کے خلاف ہے تو اپنی زمینی افواج شام میں اتارے۔ گویا اصل مقصد ترکی کو پرانی آگ میں جھونکتے ہوئے اس کا خون بھی مسلسل نچوڑنا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ ترکی اس پھندے میں نہیں پھنسا۔

یہ اور اس طرح کے کئی بنیادی پہلو ہر واقعہ حال کو اصل حقائق سے قریب تر پہنچا دیتے ہیں۔ لیکن ان سوالات و حقائق کا مطلب یہ بھی نہیں کہ داعش یا مماثل مسلح تنظیموں کے سب افراد کسی کے ایجنٹ یا کارندے ہیں۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ان تنظیموں کے وابستگان کی غالب اکثریت مخلص، نیکوکار اور حصول جنت کی خاطر جان پر کھیل جانے والوں پر مشتمل ہے۔ البتہ ان تمام مخلص و فداکار افراد کو بھی یہ معلوم ہونا چاہیے کہ صرف اخلاص کا ہونا حقانیت کی دلیل نہیں ہوتا۔ خوارج کی اکثریت مخلصین پر مشتمل تھی لیکن تاقیامت فتنے کاشت کر گئی۔ انھیں یہ چند سوال بھی ضرور اپنے سامنے رکھنا چاہئیں:

● رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کس ہستی نے اپنے قول یا فعل سے یہ تعلیم دی کہ چند افراد انھیں اور ہتھیاروں کے زور پر باقی ساری اُمت کو اپنی بیعت کا حکم دیں اور نہ ماننے پر قابل گردن زدنی قرار دیتے ہوئے انھیں ذبح کرنا شروع کر دیں۔

● اگر تلوار اور توپ کے ذریعے ہی پوری قوم یا اُمت کو زیر اطاعت لانا شریعت قرار پائے تو آخراں میں اور بدترین ڈکٹیٹر شپ میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

● اپنے دشمنوں ہی نہیں اپنے مخالفین کو بھی تہ تیغ کرتے چلے جانے اور اپنے ہم وطن غیر مسلموں کی خواتین کو باندیاں بنا کر پیش کرنے سے دنیا کے سامنے اسلام کا کیا تعارف اور کیا تصور پیش کیا جا رہا ہے؟

● شریعت چند القابات یا اصطلاحات کا نام نہیں۔ مقاصد شریعت میں جان مال،

عزت آبرو، بنیادی انسانی آزادیوں کی حفاظت، شورایت اور مساوات جیسے بنیادی حقوق شامل ہیں۔ کیا ہم صرف چند الفاظ اور خوش کن اصطلاحات کے اسیر ہو کر تمام مقاصد شریعت کا خون تو نہیں کر رہے۔

عالمی امن اور امریکا کا کردار

دوسری جانب خود امریکا اور عالمی برادری کو بھی یہ ضرور بتانا ہوگا کہ:

● نائن الیون کی آڑ میں اور القاعدہ کے نام پر تقریباً ۱۴ سالہ جنگ کے نتائج مزید تباہی کے علاوہ کیا نکلے؟ گوانتانامو میں تذلیل آدمیت، اُسامہ بن لادن سمیت ہزاروں القاعدہ ممبروں کی جان لینے، افغانستان اور عراق میں آربوں نہیں کھربوں ڈالر جنگ اور ہلاکت کی بھٹی میں جھونک دینے کے بعد بھی کیا یہ حقیقت نہیں کہ دنیا آج مزید غیر محفوظ ہو چکی ہے؟

● اس امر کی ضمانت ہے کہ اب 'داعش' کا ہوا کھڑا کر کے ۴۰ ممالک کا ہلاک بنا کر اور ان سے سیکڑوں آرب ڈالر اس جنگ میں بھسم کروا دینے کے بعد، اس ساری جنگ کے نتائج نائن الیون کی آڑ میں 'دہشت گردی کے خلاف جنگ' سے مختلف نکلیں گے۔

● کیا یہ حقیقت نہیں کہ 'نئے مشرق وسطیٰ' کے وہ نقشے جو خود امریکی دفاعی و تحقیقی اداروں نے شائع کیے، ان میں خطے کے تمام مسلم ممالک کو مزید تقسیم در تقسیم کرتے ہوئے صرف صیہونی ریاست کی سرحدیں مزید وسعت پزیر دکھائی گئی ہیں۔ اس نقشے پر عمل درآمد کے پہلے قدم کے طور پر عراق اب عملاً تین الگ الگ ریاستوں میں تقسیم ہو گیا ہے۔

● کیا یہ حقیقت نہیں کہ افغانستان و عراق پر قبضے کے بعد امریکی دانشوروں نے ایک پالیسی کے طور پر "خود ساختہ و منظم فتنہ و فساد الفوضى الخلاقة" جیسی اصطلاحیں متعارف کروائیں۔ آج مشرق وسطیٰ سمیت اکثر مسلم ممالک میں مستقل، مسلسل اور 'منظم فتنہ و فساد' اسی پالیسی کا نتیجہ ہے۔ کیا یہ "لڑاؤ اور حکومت کرو" کا نیا ورژن ہے؟

● کیا یہ حقیقت نہیں کہ خود امریکی پالیسیاں عالم اسلام میں پائے جانے والے اس غم و غصے کا اصل سبب ہیں جو مختلف علاقوں اور مختلف صورتوں میں سامنے آتا ہے۔ فلسطین و کشمیر پر قابض افواج کی مکمل سرپرستی، مصر، شام اور بنگلہ دیش جیسے ممالک میں عوام کی آزادیاں سلب کرتے ہوئے ان پر مسلط بدترین ڈکٹیٹر شپ کی کامل پشتیبانی، عراق و افغانستان پر براہ راست قبضہ اور مختلف

مسلم ممالک پر بلا تردد ڈرون حملے وہ ایندھن ہے جو دنیا میں اشتعال کا سبب بن رہا ہے۔ امریکا واقعی دہشت گردی کا شکار اور اس کے خلاف جنگ میں مخلص ہے تو کیوں وہ آگ ہی نہیں بجھا دیتا، جس سے دھواں اٹھتا اور اٹھ سکتا ہے۔

● کیا یہ حقیقت نہیں کہ امریکا میدان جنگ و جدال کے علاوہ اپنی اصل جنگ تعلیم، ثقافت اور تہذیب کے میدان میں لڑ رہا ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری اداروں اور تنظیموں کے ذریعے بلا مبالغہ کھربوں ڈالر کا بجٹ مسلم معاشروں میں اباحت اور اخلاقی تباہی کو ترویج دینے پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ اس کی یہ کھلی جنگ مسلم نوجوانوں میں پائے جانے والے اضطراب کو مزید ہوا دیتی اور انھیں کسی بھی مخالف انتہا تک لے جانی کا باعث بن سکتی ہے۔ کیا دہشت گردی کے خلاف اصل جنگ یہ نہیں کہ دنیا پر مسلط اپنی اس تہذیبی دہشت گردی کو ختم کیا جائے؟

دنیا اب ایک عالمی بستی ہے۔ اس کی کوئی بھی روش اب یک طرفہ اور بلا رد عمل نہیں رہتی۔ اس عالمی بستی کے سب باسی ایک دوسرے سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ بحیثیت انسان اگر ہم اپنا اور دنیا کا مستقبل محفوظ بنانا چاہتے ہیں تو ہم سب کو اپنے اپنے رویے پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔ آج کی دنیا میں اگر کوئی ایک فریق بھی ظلم، ہٹ دھرمی اور قتل و غارت پر بعد رہا تو یقیناً وہ خود بھی اس کا نشانہ بن کر رہے گا۔ ایک مسلمان ہونے کے ناتے حقیقی ذمہ داری ہماری ہے کہ ہم خود بھی حق شناس بنیں اور ظلم و ہلاکت پر تلی دنیا کو بھی حق سے آشنا کرتے رہیں۔ آج کی دنیا میں جان پر کھیل جانا یا دوسروں کی جان لے لینا کوئی بڑا کمال نہیں، اصل کمال یہ ہے کہ ہم اسلام کا روشن اور حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر سکیں۔

بحیثیت مسلمان ہمیں ہر دم یہ یاد رکھنا چاہیے کہ خالق اپنے بندوں کی کمزوریاں بھی جانتا ہے اور ان کی ضروریات و مشکلات بھی۔ دلوں کے راز اور ذہنوں کے خیالات سے باخبر ہستی جانتی ہے کہ راہ ہدایت انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ہدایت نصیب ہو جائے تو تیروں سے چھلنی اور تختہ دار پر جھول جانے والا بھی پکار اٹھتا ہے کہ فزت برب الکعبہ، رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ اور ہدایت نصیب میں نہ ہو تو خدا کی کے دعوے دار کو بھی سب سے پہلے اس کا اپنا دل ملامت کر رہا ہوتا ہے کہ تم جھوٹے ہو، فریبی ہو، نامراد ہو۔

ہدایت عطا ہو جانا دو جہاں کی سعادت ہے۔ لیکن ہدایت کامل جانا ہی کافی نہیں، اس پر ثابت قدم رہنا بھی ناگزیر ہے۔ خاتم النبیینؐ، رحمۃ للعالمینؐ بھی ہمیشہ دُعا فرمایا کرتے: اللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ وَالْأَبْصَارِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ، ”دل و نگاہ کو پھیرنے والے میرے معبود! میرے دل کو اپنے دین پر جمادے“۔ اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے حیرت سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بھی یہ دُعا کرتے رہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بندوں کے دل رُحُن کی انگلیوں میں ہیں، وہ جب چاہیں انھیں پھیر دیتا ہے۔ ہدایت اور اس پر ثبات پروردگار کی توفیق کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ مہربان ہستی نے بندے کو نماز کی معراج سے نوازا دیا۔ ہر نماز ہی میں نہیں، نماز کی ہر رکعت میں صراطِ مستقیم کی دُعا لازمی قرار دے دی: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ... اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ!

قیمت صدیقی	بہترین کتب	ڈاکٹر محمود احمد غازی
480/-	محسن انسانیت ﷺ	محاضرات قرآنی
150/-	سید انسانیت ﷺ	محاضرات سیرت ﷺ
210/-	رسول ﷺ اور سنت رسول ﷺ	محاضرات حدیث
60/-	نور کی ندیاں رواں (نعتیہ کلام)	محاضرات فقہ
250/-	تحریر کی شعور	محاضرات شریعت
180/-	افشاں (نظموں کا مجموعہ)	محاضرات معیشت و تجارت
75/-	شعلہ خیال یا خاضہ شعاع روزن	رائے خدا بخش کلیا راید و وکیٹ
200/-	اقبال کا شعلہ نوا	فلسفہ سائنس اور قرآن
150/-	شعاع جمال (غزلیں)	سیرت کا ایک معطر چھوٹکا
250/-	عورت معرض تکلف میں	آپ زم زم (بچی، مہزہ کوٹک)
80/-	معرکہ دین و سیاست	اسلام میں عبادت کا حقیقی مفہوم
90/-	انوارِ آثار	سیری آخری سانس
500/-	تعلیم کا تہذیبی نظریہ	فقہ السنہ (محمد عامر الہادی)
200/-	شعندری آگ (افسانے)	سفر نامہ ارض القرآن (رنگین)
21/-	تفسیر سیرت کے لوازم	بیت اللہ کعبہ شریف (شیم احمد بن حاجی کرم الدین)
21/-	اپنی اصلاح آپ	قدیم حرم شریف کی مہذبہ مہذب اور تعمیر (20X30 - سائز) (آرٹسٹک، رنگین)
18/-	پندرہ زندگی	حجاز ریلوے۔ عثمانی ترک اور شریف مکہ
45/-	تحریک اسلامی	

Gazni Street Urdu Bazar, Lahore.
Phone: 042-37230777 - 37231387
www.alfaisalpublisher.com
E-mail: alfaisalpublisher@yahoo.com

ناشرانِ تہذیب و تمدن
فیصل